مولوی ثناء اللہ امرتسری کے ساتھ "مباہلہ" کی حقیقت

بانیٔ جماعت احمدیہ حضرت غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے جب ۹۱ ۔۱۸۹۰ عیسوی میں خدا کے الہام کی بنا پر یہ اعلان کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پا چکے ہیں اور وعدہ کے مطابق آنے والا مثیلِ مسیح اور امام مہدی میں ہوں اور آپ نے کتاب فتح اسلام ، توضیح مرام اور ازالہ اوہام میں اپنے دعوے کے ثبوت میں قرآن کریم احادیثِ نبویہ اور بزرگان سلف کے دلائل شائع فرمائے تو سنة اللّٰہ اور بزرگان دین (مثلاً شیخ محیؒالدینؒابن عربی،امام ربانی حضرت شیخ احمدسرہندی ، نواب صدیق حسن خان وغیرہ) کی پیشگوئیوں کے موافق علماء زمانہ نے حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ پر کفر و ضلالت و ارتداد اور دائرہ اسلام سے خارج ہونے کے فتاویٰ شائعکرکے عوام کو آپ کے اور آپکی جماعت کے خلاف اُکسایا ، بھڑکایا ۔ باہمی نمازیں پڑھنے، رشتہ ناطہ کرنے، نماز جنازہ پڑھنے سے ہی منع نہیںکیابلکہ احمدیوں کے بائیکاٹ کی پر زور تحریک چلائی، قتل کی دھمکیاں دیں بعض احمدیوں کو قتل بھی کیا. آپ نے علماء سے مناظرے بھی کئے مگر فتویٔ تکفیر کی مشین تیز سے تیز تر ہوتی چلی گئی اور احمدیوں کو ہر طرح کے مصائب و آلام میں مبتلا کیا گیا. آپ نے علماء پر بذریعہ قرآن کریم اور احادیثِ نبویہ وغیرہ کے دلائل سے حجت تمام کر دی. مگر علماء و عوام کی مخالفت اور تکفیر بازی میں کمی کے بجائےزیادتی ہوتی چلی گئی. تب آپ نے علماء و مشائخ کو خدا کے حکم کے مطابق ۱۸۹۶ عیسوی میں خدا تعالیٰ سے اسی طرح لعنتہ اللّٰہ علی الکاذبین کی دعا کرکے حق و باطل کے فیصلہ

کرانے کی دعوت عام دی جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نجران کے ساٹھ پادریوں وغیرہ کو دعوت مباہلہ دی تھی مگر وہ مباہلہ کرنے سے فرار کر گئے.اس پر حضور نے فرمایا کہ اگر یہ لوگ مجھ سے مباہلہ کر کے خدا سے فیصلہ طلب کرتے تو ابھی سال بھی نہ گزرتا کہ یہ لوگ عذاب الٰہی سے تباہ و برباد کر دیئے جاتے (تفسیر ابنِ جریر).

پس نجران کے پادریوں کا مباہلہ سے فرار اُن کی بطالت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خدا پر یقین کامل اور آپ کی صداقت کا واضح ثبوت ہے.

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے آخر ۱۸۹۶ عیسوی میں اپنی کتاب انجام آتھم میں اپنے مکذبین و مکفرین اور معاندین کو معقولی اور منقولی دلائل کے ساتھ اتمام حجت کرنے کے بعد مسنون مباہلہ کی دعوت دی اور ہندوستان کے چوٹی کے علماء و مشائخ کو نام بنام خدائی فیصلہ کی طرف بلانے کیلئے دعوتِ مباہلہ کا اشتہار سب کو رجسٹری کر کے ارسال فرمایا.ان علماء میں گیارہویں نمبر پرمولوی ثناء اللہ امرتسری کا نام بھی تھا. مگر مولوی صاحب عمر بھر مباہلہ کیلئے تیار نہ ہوئے. چنانچہ جب اکتوبر ۱۹۰۲ عیسوی میں "مد" ضلع امرتسر کے مناظرہ میں حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب احمدی نے مولوی ثناء اللہ صاحب کو مباہلہ کی یاد دہانی‌کرائی تو مولوی ثناء اللہ نے ظاہر داری کے طور پر مباہلہ پر آمادگی ظاہر کرکے ایک تحریر لکھ دی جس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مباحثہ "مد" کے حالات کا اپنی کتاب اعجاز احمدی میں ذکر کرکے تحریر فرمایا کہ :

"مولوی ثناء اللہ امرتسری کی دستخطی تحریر میں نے

دیکھی ہے جس میں وہ یہ درخواست کرتا ہے کہ میں اس طورکے فیصلہ کیلئے بدل خواہش مند ہوں‌کہ فریقین یعنی میں اور وہ یہ دعا کریں کہ جو شخص ہم دونوں میں سے جھوٹا ہے وہ سچےکی زندگی میں ہی مرجائے" (اعجاز احمدی ص ۱۴) اور فرمایا کہ :

"یہ تو انہوں نے اچھی تجویز نکالی. اب اس پر قائم رہیں تو بات ہے." (اعجاز احمدی ص ۱۴) اور پھر حضور نے لکھا کہ:

"اگر مولوی ثناء اللّٰہ صاحب ایسے چیلنج‌کیلئے مستعد ہوں تو صرف تحریری خط کافی نہ ہو گا بلکہ ان کو چاہئے کہ ایک چھپا ہوا اشتہار اس مضمون کا شائع کریں‌کہ اس شخص‌کو (اس‌جگہ میرانام بتصریح لکھیں) میں کذاب اور دجال اور کافر سمجھتا ہوں اور جو کچھ یہ شخص مسیح موعود ہونے اور صاحبِ الہام و وحی ہونے کا دعوٰی کرتا ہے اس دعوے کا میں جھوٹا ہونا یقین رکھتا ہوں اور اے خدا میں تیری جناب میں دعا کرتاہوں‌کہ اگر یہ میرا عقیدہ صحیح نہیں ہے اور اگر یہ شخص فی الواقع مسیح موعود ہے اور فی‌الواقع عیسٰی علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں تو مجھے اس شخص کی موت سے پہلے موت دے اور اگر میں اس عقیدے میں صادق ہوں اور یہ شخص درحقیقت دجال بے ایمان کافر مرتد ہے اور حضرت مسیحؑ آسمان پر زندہ موجود ہیں جو کسی نا معلوم وقت میں پھر آئیں گےتو اس شخص‌کو ہلاک کر تا فتنہ اور تفرقہ دور ہو اور اسلام کو ایک دجال اورمغوی اورمضل سے ضرر نہ پہنچے آمین ثم آمین." (اعجاز احمدی ص ۱۵)

اسکے بعد حضرت بانی جماعت احمدیہ نے نہایت زور دار الفاظ میں یہ پیشگوئی بھی شائع فرمادی کہ :

"اگر اس چیلنج پر وہ مستعد ہوئے کہ کاذب صادق کے پہلے مرجائے توضرور وہ پہلے مریں گے" (اعجاز احمدی ص۳۷). مولوی ثناء اللّٰہ صاحب نے اعجاز احمدی ص ۳۷ کی اس تحدی اور پیشگوئی کو اپنی کتاب (الہاماتِ مرزا) میں نقل کرکے اس کے جواب میں یہ لکھا کہ : "چونکہ یہ خاکسار نہ واقع میں نہ آپ کی طرح نبی یا رسول یا ابن اللّٰہ یا الہامی ہے اس لئے ایسے مقابلے کی جرأت نہیں کر سکتا." (الہاماتِ مرزا ص ۸۵)

مولوی ثناء اللّٰہ صاحب امرتسری کے اس عذرِ بیجا پر ان کے دو شخصوں (علی احمد صاحب کلرک میاں میر اور ثناء اللّٰہ صاحب کلرک میاں میر) نے مولوی ثناء اللّٰہ صاحب کو خطوط لکھے اور مولوی صاحب کو مباہلہ کرنے پر مجبور کیا. چنانچہ مولوی ثناءاللّٰہ نے ان کے خطوط کی بناء پر مجبور ہو کر اخبار اہلحدیث ۲۲ جون ۱۹۰۶ ء پر لکھ دیا کہ :" آیت ثانیہ (فقل تعالوا ندع ابناء نا ..... الخ آیت ۶۱ سورۃ آلِ عمران) پر عمل کرنے کو ہم تیار ہیں. میں اب بھی ایسے مباہلہ کیلئے تیار ہوں جو آیت مرقومہ سے ثابت ہوتا ہے." (اخبار اہلحدیث ۲۲ جون ۱۹۰۶ ء)

اسی طرح اخبار اہلحدیث ۲۹ مارچ ۱۹۰۷ ء میں لکھا کہ : "مرزائیو سچے ہو تو آؤ ..... اور انہیں ہمارے سامنے لاؤ جس نے ہمیں انجام آتھم میں مباہلہ کی دعوت دی ہوئی ہے. کیونکہ جب تک پیغمبر جی سے فیصلہ نہ ہو سب امت کیلئے کافی نہیں ہوسکتا."(اخبار اہلحدیث امرتسر ۲۹ مارچ ۱۹۰۷ ء ص ۱۰)

اس پر ایڈیٹر صاحب اخبار بدر قادیان نے اخبار میں اعلان کیا کہ : "حضرت مرزا صاحب نے انکے اس چلینج کو منظورکر لیا ہے."(اخبار بدر قادیان ۴، اپریل ۱۹۰۷)

اس اعلان کے ہوتے ہی مولوی ثناءاللّٰہ پر اوس پڑ گئی اور جھٹ اخبار اہلحدیث ۱۹، اپریل ۱۹۰۷ ء ص ۴ پر (جو ۱۲، اپریل ۱۹۰۷ء کے پرچے کے ساتھ ہی شائع کر دیا گیا تھا) پینترا بدل کر لکھ دیا کہ : "میں نے آپ کو مباہلہ کیلئے نہیں بلایا .... میں نے تو قسم کھانے پر آمادگی کی ہے. مگر آپ اس کو مباہلہ کہتے ہیں حالانکہ مباہلہ اس کو کہتے ہیں جو فریقین مقابلہ پر قسمیں کھائیں میں نے حلف اٹھانا کہا ہے مباہلہ نہیں کہا. قسم اور ہےمباہلہ اور ہے. حلف اور قسمتو ہمیشہ ہر روزعدالتوں میں ہوتی ہے مگر مباہلہ اس کو کوئی نہیں کہتا."(اخبار اہلحدیث ۱۹، اپریل ۱۹۰۷ ء ص ۴).

حضرت مسیح موعود علیہالسلام نے ۱۵، اپریل کو ایک اشتہار بعنوان (مولوی ثناءاللّٰہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ) شائعکیا جس میں مولوی صاحبکو اپنی دعائے مباہلہ کے بالمقابل دعائےمباہلہ شائع کرنے کیلئے دعوت دی. تاکہ جھوٹا سچے کی زندگی میں ہلاک ہو. اور آخر میں لکھا کہ :" بالاخر مولوی صاحب سے التماس ہے کہ وہ میرے اس مضمون کو اپنے پرچہ میں چھاپ دیں اور ہو چاہیں اس کے نیچے لکھ دیں اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے."(اشتہار مولوی ثناء اللّٰہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ).

اس دعائےمباہلہکےجواب میں مولوی ثناء اللّٰہ صاحب نے جو کچھ لکھا اس کو پڑھ کر ناظرین خود فیصلہ فرمائیں کہکیا مولوی صاحب نےدعائے مباہلہ کی ہے؟ یا کہ اسکو رد کرکے نہ صرف راہِ فرار اختیارکی بلکہ اپنی طرف سے ایک اور بالکل نیا طریقِ فیصلہ شائع کر دیا.

حضرت مرزا صاحب کے اشتہار (آخری فیصلہ) کے جواب میں مولوی ثناء اللہ صاحب نے صاف انکار کیا جس کو آج کے علماء بدنیتی سے چھپا رہے ہیں. اس انکار میں مولوی ثناء اللہ صاحب نے واضح طور پر لکھا کہ :

۱ ۔ "اس دعا کی منظوری مجھ سے نہیں لی گئی اور بغیر میری منظوری کے اس کو شائع کر دیا."

۲ ۔ "اس مضمون کو بطور الہام شائع نہیں کیا."

۳ ۔ "میرا مقابلہ تو آپ سے ہے اگر میں مر گیا تو میرے مرنے سے اور لوگوں پر کیا حجت ہو سکتی ہے؟"

۴ ۔ " آپ نے بڑی چالاکی یہ کی کہ دیکھا کہ ان دنوں طاعون کی شدت ہے، خصوصاً صوبہ پنجاب میں سب علاقوں سے زیادہ ہے اور بالخصوص پنجاب کے دارالسلطنت لاہور میں جو امرتسر سے بہت قریب ہے یہ کیفیت ہے کہ مُردوں کو اٹھانا مشکل ہو رہا ہے ایسی صورت میں ہر ایک شخص طاعون سے خائف ہے اور کوئی آج اگر ہے تو کل کا اعتبار نہیں اور دیکھنے میں بھی ایسا ہی آیا ہے کہ وہ ہے تو یہ نہیں، یہ ہے تو وہ نہیں."

۵ ۔ " تمہاری یہ دعا کسی صورت میں فیصلہ کن نہیں ہو سکتی کیونکہ مسلمان تو طاعونی موت کو بموجب حدیث شریف کے ایک قسم کی شہادت جانتے ہیں تو پھر وہ کیوں تمہاری دعا پر بھروسہ کرکے طاعون زدہ کو کاذب جانیں گے؟"

٦ ۔" آپ نے پہلے لکھا تھا کہ خدا کے رسول چونکہ رحیم کریم ہوتے ہیں اور ان کی ہر وقت یہی خواہش ہوتی ہے کہ کوئی شخص ہلاکت اور مصیبت میں نہ پڑے مگر اب کیوں آپ میری ہلاکت کی دعا کرتے ہیں؟"

اور پھر آخر میں لکھا کہ:

۷ ۔ " یہ تحریر تمہاری مجھے منظور نہیں اور نہ کوئی دانا

اس کو منظور کر سکتا ہے"...(اخبار اہلحدیث ۲۶، اپریل ۱۹۰۷ء ص ۵،۶).

ناظرین غور فرمائیں کہ مولوی ثناء اللّٰہ صاحب نے بالمقابل دعائے مباہلہ کرنے اور جھوٹے کے سچے کی زندگی میں ہلاک ہونے کے طریق کو کس طرح کلیتہً مسترد کر دیا اور دعائے مباہلہ کرنے سے فرار اختیار کیا ہے اور اس طرح یہ مباہلہ تو نہ ہو سکا لیکن اس کے بجائے مولوی ثناء اللّٰہ صاحب نے ایک نیا طریق اور موقف اختیار کیا.

چنانچہ مولوی ثناء اللّٰہ صاحب نے حضرت مسیح نے حضرت مسیح موعودؑ کے اس مضمون کے مقابل میں کہ "جھوٹا سچےکی زندگی میں ہلاک ہو" کو ردّ کرکے اسی اخبار "اہل حدیث" ۲۶،اپریل ۱۹۰۷ کے حاشیہ میں ص۴ پر بذریعہ "نائب ایڈیٹر" یہ نیا طریق فیصلہ شائع کیاکہ:

۱ ۔" قرآن تو کہتا ہےکہ بدکاروں کو خداکی طرف سے مہلت ملتی ہے"

۲ ۔ "خدا تعالیٰ جھوٹے دغا باز مفسد اور نافرمان لوگوں کو لمبی عمریں دیا کرتا ہے تاکہ وہ اس مہلت میں اور بھی برے کام کرلیں ۔"

خودمولوی ثناء اللّٰہ صاحب نے اپنے "نائب ایڈیٹر" کی ان عبارات کے متعلق تحریر کیا کہ:

"میں اس کو صحیح جانتا ہوں". (اہلحدیث ۳۱ جولائی ۱۹۰۸ء)

بلکہ مولوی صاحب نے یہ بھی لکھا کہ :۔

" آنحضرت صلی اللّٰہ وعلیہ وسلم باوجود سچا نبی ہونے کےمسیلمہ کذّاب سے پہلے انتقال ہوئے ۔ مسیلمہ باوجود کاذب ہونے کے صادق سے پیچھے مرا" ۔ (مرقع قادیانیماہ اگست ۱۹۰۷ ء ص ۹)

مندرجہ بالا حوالاجات سے یہ امر روزِ روشن کی طرح ثابت ہو جاتا ہے کہ :۔

مولوی ثناء اللّٰہ صاحب نہ صرف یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ایسے مباہلہ سے کہ "جس کے نتیجے میں جھوٹا سچے کی زندگی میں ہلاک ہو" ہمیشہ مختلف حیلوں بہانوں سے فرار کی راہ اختیار کرتے رہے بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مباہلہ سے متعلق "آخری اشتہار" کے جواب میں یہ لکھ کر کہ جھوٹا مسیلمہ کذاب کی طرح سچے کے بعد تک زندہ رہیگا، اپنے جھوٹا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سچا ہونے پر مہرِ تصدیق ثبت کر گئے.